# قربانی کے احکام



قربانی کے چند ضروری مسائل

قربانی کی کھالوں کا بیان

ذبح کے متعلق چند ضروری مسائل

قربانی کے جانور کا بیان

مصنف :
محمد قاسم عطاری بن اصغر علی

کمپوزنگ :
علی حیدر عطاری بن شوکت علی

مولف ==قاسم عطاری
== بن اصغر علی .
جامعہ المدینہ فیضان مدینہ .
جوہر ٹاون .لاہور،

{رسالہ = قربانی کے احکام }

☆.اس رسالے میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے تقریبا تمام ضروری مسائل کو اس رسالے میں شامل کر لیا گیا ہے .

☆.اس رسالے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ان مسائل کو بھی شامل کر لیا گیا ہے جو بد مذہب کے متعلق قربانی میں مسائل پیش آتے ہیں . اس کے علاوہ اور بہت کچھ بیان کیا گیا ہے .
اللہ پاک مکمل پڑھنے کی توفیق دے امین

==================================

# فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# قربانی کے احکام

﴿شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ اوّل تا آخر مکمل پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کے خزانہ لاجواب کے ساتھ ساتھ قربانی کے **مسائل و احکام** کی معلومات بھی حاصل ہوں گی۔﴾

## دُرود پاک کی فضیلت

**سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پروردگار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمدِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ نور بار ہے: ''تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر **دُرُودِ پاک** پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے **نور** ہوگا۔''

(اَلجامعُ الصّغیر لِلسُّیُوطی ص ۲۸۰ حدیث ۴۵۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

# 1.☆قربانی کس پر واجب ہے.؟

**﴿جواب﴾**

قربانی ہر اس شخص پر واجب ہے جو قربانی کے وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن ، دوراتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں اس وقت میں حاجت اصلیہ سے زائد جو شخص دو سو درہم یا بیس دینار کا مالک ہو یا ساڑھے باون تولہ چاندی کا یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دوسو درہم ہو وہ غنی ہے چاہے وہ مال تجارت ہو بانڈ ہو کرنسی ہو پلاٹ ہو اس پر قربانی واجب ہے.اب ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت اب لاہور میں **39450** ہےاب جس کے پاس ضرورت کی چیزوں کے علاوہ اتنی رقم ہو اس پر قربانی واجب ہے حاجت سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کے سامان جن کی حاجت ہو اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے ان کے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں پھر اس شخص پر قربانی واجب ہے جس میں یہ شرائط پائی جاتی ہو

# ☆۔قربانی کے واجب ہونے کی شرائط

1۔ مسلمان ہو غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں ،

2۔ مقیم ہونا، مسافر پر واجب نہیں ،

3۔عاقل ہونا۔

4۔ مالک نصاب ہونا۔اب اس مال میں سال کا گزرنا شرط نہیں ۔

5۔ آزاد ہونا ۔جو آزاد نہ ہو اس پر قربانی واجب نہیں کہ غلام کے پاس مال ہی نہیں لہذا عبادت مالیہ اوس پر واجب نہیں ۔ مرد ہونا اس کے لیے شرط نہیں ۔ عورتوں پر واجب ہوتی ہے جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے اس کے لیے بلوغ شرط ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور نابالغ پر واجب ہے تو آیا خود اس کے مال سے قربانی کی جائے گی یا اس کا باپ اپنے مال سے قربانی کرے گا۔ ظاہرالروایۃ یہ ہے کہ نہ خود نابالغ پر واجب ہے اور نہ اس کی طرف سے اس کے باپ پر واجب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ ﴿درمختار﴾

لہذا جو بیان ہوا اگر یہ پایا جاے تو قربانی واجب ہے ۔

**2.☆.اگر کوئی شخص قرض لے کر قربانی کرے اگرچہ وہ صاحب نصاب ہو یا نا ہو کیا اس کی قربانی ہو جاے گی؟**

﴿جواب﴾

۔ایسا شخص جو صاحب نصاب ہو مگر اس کے پاس رقم موجود نہیں ہے تو اس پر ضروری ہے کوئی چیز بیچ کر یا ادھار لے کر قربانی کا جانور لے اور قربانی کرے ۔

اگر تو ایسا شخص ہے جو فقیر ہو صاحب نصاب نہیں ہے تو اس پر ضروری نہیں کہ قرض لے کر قربانی کرے۔

اگر فقیر شخص ادھار لے کر قربانی کرے تو اس کی قربانی ہو جاے گی اور ثواب بھی ملے گا ۔

﴿فتاوی امجدیہ جلد ۔3ص315﴾

**3.☆اگر کسی نے حرام مال سے قربانی کی یا گاے میں حصہ ڈالہ تو کیا اس کی قربانی ہو جاے گی یا بقیہ کی ہو جاے گی ۔؟.**

(جواب ).

صورت مذکورہ میں جس نے قربانی کی اس کی بھی قربانی ہو جاے گی اور بقیہ جو حصے میں شامل ہیں ان کی بھی قربانی ہو جاے گی ۔

اگرچہ مال حرام میں تصرف کرنا جائز نہیں .لیکن کوئی شخص حرام مال سے کوئی چیز خریدے تو وہ اس چیز کا مالک ہو جاتا ہے جب مالک ہو جاتا ہے تو قربانی بھی ہو جاے گی یاد رہے صرف قربانی کا وجوب ساقط ہو گا اس لیے کسی چیز کا جائز ہونا اور چیز ہے قبول ہونا اور چیز ہے کہ اللہ طیب ہے اور طیب مال کو ہی قبول کرتا ہے۔

حرام مال قبول نہیں ہوتا اللہ کی بارگاہ میں .

اگرچہ فتوی جواز کا ہے مگر تقوی یہ ہے کہ ایسا نا کیا جائے .﴿دارالافتا اہلسنت ﴾

## 4.☆.کیا قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دے سکتے ہیں ؟

﴿جواب ﴾۔

قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا جائز نہیں ہے .جیساکہ فتاوی بحرالعلوم میں ہے :قربانی کے کچے اورپکے دونوں قسم کے گوشت کا ایک ہی حکم ہےکہ یہاں کے غیرمسلموں کو نہیں کھلاسکتے﴿فتاوی بحرالعلوم ج٥ص١٩٨﴾

## 5.☆ایسا شخص جس کے پاس گاڑیاں بھی ہو دکانیں اور مکان بھی ہو جس کو کرایہ پر دی ہیں مگر ان کی آمدنی اتنی نہیں ہے

کہ نصاب کو پہنچ جائے اس لیے کہ وہ اپنی اولاد پر خرچ کرتا ہے اور ضروریات پر خرچ ہو جاتے ہیں کیا ایسے شخص پر قربانی واجب ہے؟

**(جواب).**

سوال میں مذکورہ صورت میں اگر تو حاجت سے زائد مال یا اس کے علاوہ کوئی اور مال نہیں جونصاب کو پہنچتا ہو تو ایسے شخص پر قربانی واجب نہیں ہے اگرچہ گاڑیاں ہو مکان ہو کہ یہ اس کی ضرورت میں شامل ہے

**.(ماخوذفتاوی رضویہ جلد .20/368)**

**6.☆ایسا شخص جو فقیر ہو اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا مگر قربانی سے پہلے ہی وہ جانور مر گیا تو کیا اس پر نیا جانور خرید کر قربانی واجب ہے وہ فقیر صاحب نصاب نہیں تھا؟**

(جواب).

مذکورہ صورت میں ایسے شخص پر نیا جانور خرید کر قربانی کرنا واجب نہیں ہے .فقہاے کرام فرماتے ہیں . .فقیر شخص جس پر قربانی واجب نہیں تھی اس نے ثواب کی نیت سے جانور خریدا اور وہ مر گیا

یا چوری ہو گیا تو اس پر واجب نہیں ہے نیا جانور خرید لے اور قربانی کرے ہاں اگر غنی شخص ہے اس پر واجب ہے نیا جانور خرید لے اور قربانی کرے جب کہ پہلے والے جانور میں ایسا عیب پیدا ہو گیاجو قربانی کے لائق نا رہا یا چوری ہو گیا یا مر گیا تو نئ قربانی واجب ہے ۔درمختار میں ہے اذا ماتت المشترات للتضحیت علی الموسر المکانہا اخری ولا شئ علی الفقیر(جلد326/6)

(ہدایہ۔ 4/359)

**7۔☆۔اگر قربانی کے لیے بیل یا کوئی اور بڑا جانور خریدا اس میں سات افراد شامل ہیں مگر بعض کی نیت عقیقہ کی ہے کیا اس صورت میں قربانی ہو جاے گی؟**

**(جواب)۔**

جی سوال میں مذکورہ صورت میں اس کی قربانی ہو جاے گی ۔اس کے بارے میں علماء کرام فرماتے ہیں ۔

صاحب بہارشریعت لکھتے ہیں ۔قربانی کے سب شرکا کی نیت تقرُّب ہو﴿یعنی اللہ کا حق ادا کرنے کا ارادہ ہو۔﴾اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی کا ارادہ گوشت نہ ہو اور یہ ضروری نہیں کہ وہ تقرب ایک ہی قسم کا ہو مثلاً سب قربانی ہی کرنا چاہتے ہیں بلکہ اگر مختلف قسم کے تقرب ہوں وہ تقرب سب پر واجب ہو یا کسی پر واجب ہو اور کسی پر واجب نہ ہو ہر صورت میں قربانی جائز ہے مثلاًدَمِ اِحصار اور احرام میں شکار کرنے کی جزا اور سر منڈانے کی وجہ سے دَم واجب ہوا ہو اورتمتع و قران کادَم کہ ان سب کے ساتھ قربانی کی شرکت ہوسکتی ہے۔ اسی طرح قربانی اور عقیقہ کی بھی شرکت ہوسکتی ہے کہ عقیقہ بھی تقرب کی ایک صورت ہے ﴿ردالمحتار﴾

**(سوال )۔8۔☆۔اگر کوئی شخص قربانی کے بدلے رقم کسی غریب کودے یا قربانی کا جانور ہی کسی غریب کو دے دیا**

**یا قربانی کا جانور ہی کسی غریب کو دے دیا تو کیا اس صورت میں قربانی ہو جاے گی؟**

﴿جواب﴾

۔مذکورہ صورت میں قربانی نہیں ہوگی ۔کہ جس پر قربانی واجب ہے اس پر قربانی کے ایام میں قربانی کا وجوب قربانی کیے بغیر ساقط نہیں ہو گا ۔ نا ہی رقم صدقہ کرنے سے اور نا ہی جانور بغیر ذبح کیے صدقہ کرنے سے قربانی کا وجوب ساقط ہو گا ۔بلکہ جو جانور ہے ایام قربانی میں ان کو ذبح کرنے سے وجوب قربانی ساقط ہو گا ۔﴿البدائع الصنائع جلد 5﴾۔

**۔9.☆.کیا اولاد اپنے والدین کی طرف اور شوہر اپنی بیوی کی طرف سے قربانی کر سکتا ہے .؟.**

﴿جواب﴾

۔جی ہاں کر سکتے ہیں مگر اس شرط کے ساتھ ان سے اجازت لینا ضروری ہے

بغیر اجازت کے ان کی طرف سے قربانی نہیں ادا ہو گی .ہاں نابالغ کی طرف سے اس کا باپ بغیر اجازت کے قربانی کر سکتا ہے کہ اس کو ولایت حاصل ہے نابالغ بچے پر.فقہاے کرام فرماتے ہے .ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولادہ الکبار وامراتہ الا باذنھم.

﴿فتاوی تاتارخانیہ.کتاب الاضحیہ﴾

**10.☆.بڑے جانور کی قربانی کی اس حصے میں بد مذہب بھی شامل ہو گیا تو اب قربانی کا کیا حکم ہے کیا سب حصہ دارو کی قربانی ہو جاے گی؟**

﴿جواب﴾

.صورت مذکورہ میں کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی .بلکہ اگر قربانی کا وقت ہے تو دوبارہ قربانی کرنا واجب ہے .جیسا کہ فتاوی مرکز تربیت افتا میں ہے . بڑے جانور کے شرکاء میں سے اگرکوئی بدمذہب دیوبندی وہابی ہو

توکسی کی قربانی نہیں ہوگی اگرایام قربانی باقی ہیں تو پھر سے کرناواجب ہےورنہ اتنی رقم کا صدقہ کرنا لازم ہے﴿فیصلہ جات شرعی کونسل بریلی شریف ص۲۹۸/فتاوی مرکزتربیت افتاءج۲ص۳۲۹﴾

## -۱۱-☆-کیا قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دے سکتے ہیں ؟

﴿جواب﴾-
قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا جائز نہیں ہے -جیساکہ فتاوی بحرالعلوم میں ہے :قربانی کے کچے اورپکے دونوں قسم کے گوشت کا ایک ہی حکم ہےکہ یہاں کے غیرمسلموں کو نہیں کھلاسکتے﴿فتاوی بحرالعلوم ج۵ص۱۹۸﴾

# ﴿قربانی کے متعلق چند ضروری مسائل﴾

مسئلہ ۔

**1.**☆ **:**ایک بڑے جانور میں سات لوگوں کی طرف سے قربانی ہوسکتی ہےلیکن اگرچھ لوگ شریک ہوکر ساتواں حصہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے کریں تویہ بھی جائزہے(فتاوی فقیہ ملت ج۲ص ۲۴٦)

مسئلہ ۔

**2.**☆ **:**اگر گھر میں کئی مالک نصاب ہوں تو ہرایک کے نام سے قربانی واجب ہوگی صرف ایک ہی قربانی پورے گھر والوں کی طرف سے ادا کرنے سے وجوب قربانی ساقط نہیں ہو گا بلکہ ہر صاحب نصاب پر الگ سے قربانی واجب ہے ۔ (فتاوی فیض الرسول ج ۲ص۴۳۹)

مسئلہ ۔

**3.**☆ **:**قربانی کے گوشت کا تین حصہ کرنا بہتر ہے ضروری نہیں (فتاوی فیض الرسول ج۲ص۴۴۳)

مسئلہ .4.☆: میت کی طرف سے قربانی کی تواس کے گوشت کا حکم یہ ہےکہ خود کھائے دوست واحباب کو دےیہ ضروری نہیں کہ سارا گوشت فقیروں ہی کو دے،اگرمیت نے کہہ دیا ہےکہ میری طرف سے قربانی کردیناتو اس میں سے نہ کھائےبلکہ کل گوشت صدقہ کردے (ردالمحتار ج۹ص۱۸۵)

مسئلہ .5.*☆ : اوجھڑی کھانا مکروہ تحریمی اور گناہ ہےاسے دفن کردینا چاہئے اگرکافرلے جائےیا کافرکودی جائےتوحرج نہیں (فتاوی فقیہ ملت ج۲ص۲۵۱)۔

مسئلہ .6.☆ :قربانی کے جانورکی عمریہ ہونی چاہئے اونٹ پانچ سال کا بھینس وغیرہ دوسال،بکرابکری ایک سال کی اس سے عمر کم ہوتو قربانی جائز نہیں زیادہ ہوتو جائز بلکہ افضل ہے (بہارشریعت حصہ پانژدہم ص ۳۴۰)

فائدہ ☆ البتہ عوام میں جو یہ مشہورہے کہ جانورکادانتنا ضروری ہے غلط اور بے اصل ہے۔

مسئلہ .7.شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہوچکے لہٰذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہوسکتی اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں ہے یہاں طلوع فجر کے بعد سے ہی قربانی ہوسکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طلوع آفتاب قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہوچکنے کے بعد قربانی کی جائے.یعنی نماز ہوچکی ہے اور ابھی خطبہ نہیں ہوا ہے اس صورت میں قربانی ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ .8.اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہوچکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضروری نہیں کہ عیدگاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں ہوگئی اور عیدگاہ میں نہ ہوئی جب بھی ہوسکتی ہے (درمختار، بہارشریعت ،ردالمحتار)

مسئلہ .9.دسویں کو اگر عید کی نماز نہیں ہوئی تو قربانی کے لیے یہ ضروری ہے کہ وقت نماز جاتا رہے یعنی زوال کا وقت آجائے اب قربانی ہوسکتی ہے اور دوسرے یا تیسرے دن نماز عید سے قبل ہوسکتی ہے۔ (ایضا)

مسئلہ ۔**10**۔ایامِ نحر گزر گئے اور جس پر قربانی واجب تھی اوس نے نہیں کی ہے تو قربانی فوت ہوگئی اب نہیں ہوسکتی پھر اگر اوس نے قربانی کا جانور معین کر رکھا ہے مثلاً معین جانور کے قربانی کی منت مان لی ہے وہ شخص غنی ہو یا فقیر بہرصورت اوسی معین جانور کو زندہ صدقہ کرے اور اگر ذبح کر ڈالا تو سارا گوشت صدقہ کرے اوس میں سے کچھ نہ کھائے اور اگر کچھ کھا لیا ہے تو جتنا کھایا ہے اوس کی قیمت صدقہ کرے(ایضا)۔

مسئلہ ۔**11**☆ ایسا شخص جس نے کئی سالوں کی قربانی نہیں دی اب اس کے لیے حکم شریعت یہ ہے۔کہ جس قربانی کا وقت گزر گیا وہ قربانی فوت ہوگی ۔اور وہ گناہ گار بھی ہوا ۔اب اس پر واجب ہے جتنے سالوں کی قربانی نہیں کی اس کے بدلے ہر سال کی ایک بکری کی قیمت صدقہ کرے یعنی **3** سال کی نہیں کی تو تین بکریوں کی قیمت صدقہ کرے ۔(اسی پر علماء اہلسنت کا فتوی ہے)۔

# ﴿قربانی کے جانور میں شرکت کا بیان﴾

(سوال)-1-اگر مسلمان کی قربانی میں کوئی نصرانی یا یہودی یا بد مذہب سات حصوں میں سے ایک حصے میں شامل ہو جائے تو سب کی قربانی کا کیا حکم ہوگا ؟

(جواب )
سات حصوں میں سے ایک حصے میں کوئی نصرانی یا یہودی یا بد مذہب شامل ہو جاے تو سب کی قربانی نہیں ہوگی ۔جیساکہ ہدایہ میں ہے ۔ان کان شریک الستتہ نصرانیا او رجلا یزید الحم لم یجز عن واحد منھم۔(ہدایہ جلد۔4
ص249)
رہی بات بد مذہب کی اس کی عبادت ہی قبول نہیں لہذا اس کو ساتھ شریک رکھنا قربانی میں جائز نہیں ہے -
امام اہلسنت امام احمد رضا سے اس طرح کا سوال ہوا
الاستفتاء ۔
غیر مقلد دیوبندی کی شرکت کے ساتھ بڑے جانور کی قربانی کرنا کیسا ہے؟؟؟

**الجواب بعون الوہاب**

حضرت علامہ حصکفی رحمہ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں

﴿ان کان شریک الستة نصرانیا او مرید الحم لم یجز عن واحد﴾

ثابت ہوا کہ نصرانی کی شرکت کے ساتھ قربانی جائز نہی اور جب نصرانی کی شرکت کے ساتھ قربانی جائز نہیں تو غیر مقلد دیوبندی جو کہ نصرانی سے بدتر اور خبیث تر ہیں اسکی شرکت کے ساتھ بدرجہ اولی جائز نہیں اعلی حضرت فرماتے ہے کفر اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت ہے اور اس سے بدتر مجوسیت اس سے بدتر بت پرستی اس سے بدتر وہابیت ان سب سے بدتر اور خبیث تر دیوبندیت ہے

﴿فتاویٰ رضویہ ج **6** ص **3**﴾

اسی طرح کا حکم فتاوی فقیہ ملت میں بھی موجود ہے ۔

﴿فتاوٰی فقیہ ملت ج **2** ص **249** مطبوعہ شبیر برادرز﴾

**سوال.2. اگر ایک بڑے جانور کی قربانی میں 5 یا 6 افراد مل کر قربانی کرے کیا اس صورت میں قربانی ہو جاے گی .؟**

﴿جواب﴾

.صورت مذکورہ میں اس کی قربانی ہو جاے گی اس لیے کہ بڑے جانور میں کم از کم ہر شخص کے لیے ساتواں حصہ پورا ہونا ضروری ہے .زیادہ ہونے میں کوئی حرج نہیں لہذا 6 یا 5 افراد کا قربانی کرنا مل کر یہ درست ہے .یاد رہے قربانی کا گوشت سب حصہ دارو کو برابر برابر تقسیم کر کے دیا جاے گا ۔

**﴿سوال﴾-3.اگر کوئی حصے میں شریک شخص کا انتقال ہو گیا تو اب قربانی کا کیا حکم ہوگا ۔؟**

﴿جواب﴾

.صورت مذکورہ میں اس کے وارثوں سے اجازت لینا ہوگی مل جاے تو سب کی قربانی ہو جاے گی اگر اجازت کے بغیر قربانی کی تو سب کی نا ہوئ .اس کے بارے میں صاحب بہارشریعت لکھتے ہیں ۔

سات شخصوں نے قربانی کے لیے گائے خریدی تھی ان میں ایک کا انتقال ہوگیا اس کے ورثہ نے شرکا سے یہ کہہ دیا کہ تم اس گائے کو اپنی طرف سے اور اس کی طرف سے قربانی کرو اونھوں نے کر لی تو سب کی قربانیاں جائز ہیں اور اگر بغیر اجازت ورثہ ان شرکا نے کی تو کسی کی نہ ہوئی۔﴿ہدایہ﴾

# ﴿باب۔ذبح کا بیان﴾

## ☆ذبح کی تعریف ۔

☆گلے میں چند رگیں ہیں ان کے کاٹنے کو ذَبح کہتے ہیں اور اس جانور کو جس کی وہ رگیں کاٹی گئیں ذبیحہ اور ذِبح کہتے ہیں ۔﴿بہارشریعت﴾

## سوال ۔۱۔ذبح کرتے وقت تکبیر کہنا بھول گیا تو اس صورت میں قربانی کے جانور کا کیا حکم ہے؟

﴿جواب﴾۔

اگر کسی مسلمان نے جانور ذبح کیا اور تکبیر کہنا بھول گیا تو اس صورت میں قربانی ہو جائے گی ۔جانور حلال ہے جیسا کہ ہدایہ میں ہے ۔ان ترک الذابح التسمیت عمدا فالذبیحت میتت لا توکل وان ترکھاناسیا اکل۔یعنی جان بوجھ کر تسمیہ کو چھوڑا تو جانور مردار ہے اگر بھول کر چھوڑا تو جانور حلال ہے۔

۔﴿ہدایہ جلد 4۔باب اضحیہ﴾

## (سوال).2. مجوسی کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے ؟

(جواب)

.ولا توکل ذبیحت المجوسی والمرتد والوثنی.
یعنی .ہدایہ میں ہے کہ مجوسی یعنی آگ کی پوجا کرنے والے کا اور مرتد کا اور بت کی پوجا کرنے والے کا ذبیحہ جائز نہیں ہے .(ہدایہ جلد 4.).

## (سوال ).3.کیا عورت قربانی کا جانور ذبح کر سکتی ہے یا کوئی اور جانور بینوا توجروا؟

(جواب )

جی ہاں مسلمان عورت جانور ذبح کر سکتی ہے .امام اہلسنت امام احمد رضا سے اس طرح کا سوال ہوا کہ عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ جائزہے یانہیں؟الجواب:
مسلمان عورت کے ہاتھ کاذبیحہ جائز ہے جبکہ وہ ذبح کرنا جانتی ہو اور ٹھیک ذبح کردے،
(فتاوی رضویہ )

## (سوال ).4.کیا جنبی کا ذبیحہ جائز ہے؟

**(جواب)**

۔ جی ہاں جنبی یعنی جس پر غسل فرض ہو اس کا ذبیحہ جائز ہے امام اہلسنت امام احمد رضا فرماتے ہیں ۔ طہارت شرط ذبح نہیں، جنب کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی درست ہے۔(فتاوی رضویہ جلد ۔4ص۔60)

**(سوال)۔5۔اگر کسی نے زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹ لیا کیا اس کا کھانا جائز ہے؟**

**(جواب )**

اس کا کھانا حرام ہے امام اہلسنت امام احمد رضا سے اس طرح کا سوال ہوا ۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زندہ جانور کا کوئی عضو مثلا دنبہ کی چکی کاٹ کر استعمال کرنا جائز ہے یانہیں؟ بینوا توجروا الجواب : جو عضو مچھلی اور ٹیڑی کے سوا کسی زندہ جانور سے جدا کرلیا جائے مردہ ہے اور کھانا اس کا حرام ہے( فتاوی رضویہ )

**(سوال )۔6۔کیا بد مذہب کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام ۔پھر بدمذہب دو طرح کے ہوتےہیں ایک وہ جو حد کفر کو پہنچ جائے اور ایک وہ جو حد کفر کو نہیں پہنچا ان دونوں کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟**

ایسا بدمذہب جو حد کفر کو پہنچ گیا ہو ان کا ذبیحہ مردار ہے کھانا حرام ہے اور ایسا بدمذہب جو حد کفر کو نہیں پہنچا اس کا ذبیحہ حلال ہے ۔

جیسا کہ امام اہلسنت امام احمد رضا سے اس طرح کا سوال ہوا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص فرقہ غیر مقلدین یا فرقہ قادیانی یا وہابیہ سے ہو اس کے ہاتھ کا ذبیحہ واسطے اہل سنت وجماعت کے کھانا جائز ہوگا یا نہیں؟

الجواب: قادیانی صریح مرتد ہیں۔ ان کا ذبیحہ قطعی مردار ہے۔ اور غیر مقلدین وہابیہ پر بوجوہ کثیرہ الزام کفر ہے۔ ان میں جو منکر ضروریات دین ہیں وہ تو بالاجماع کافرہی ہیں، ورنہ فقہائے کرام ان پر حکم کفرفرماتے ہیں اور ذبیحہ کا حلال ہونا نہ ہونا حکم فقہی ہے خصوصا وہی احتیاط کہ مانع تکفیر ہو، یہاں ان کے ذبیحہ کے کھانے سے منع کرتی ہے کہ جمہور فقہاء کرام کے طورپر﴿ان کا ذبیحہ ﴾ حرام ومردار کا کھانا ہوگا، لہذا احتراز لازم ہے

ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ا س مسئلہ میں کہ زید کا خسر دیوبندی ہے وہ اپنی قیمت سے گوشت خرید کر بھیجتاہے۔لانے والا بھی دیوبندی ہے تو یہ گوشت حلال ہے یانہیں؟ نیز دیوبندی کی قربانی کا گوشت کیساہے؟ بینوا توجروا

الجواب: دیوبندی کا ذبیحہ مردار ہے۔ اور دیوبندی کا بھیجا ہوا گوشت اگرچہ مسلمان کا لایا ہوا ہو مردار ہے۔ ﴿ان کا کھانا جائز نہیں ہے ﴾

شیعوں کے بارے میں بھی فرماتے ہیں کہ ان کا ذبیحہ مردار ہے .اس لیے یہ بھی مرتد ہے اور امام اہلسنت امام احمد رضا نے دلیل یہ دی.

عالمگیری میں ہے:ھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام و احکامہم احکام المرتدین .یہ قوم ملت اسلامیہ سے خارج ہے ان کے احکام مرتدین والے ہیں. ﴿فتاوی ہندیہ کتاب السیر الباب التاسع نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۶۴﴾

پھر امام اہلسنت امام احمد رضا نے ان بد مذہبوں کے بارے فرمایا جو حد کفر کو نہیں پہنچے.جو مذہب دین اسلام کی ضروری باتوں سے کسی بات میں شک نہ کرتاہو، صرف ان سے نیچے درجہ کے عقیدوں میں مخالف ہوں، جیسے رافضیوں میں تفضیلی ، یا وہابیوں میں اسحاقی وغیرہم وہ اگر چہ گمراہ ہے کافر نہیں اس کے ہاتھ کاذبیحہ حلال ہے

،﴿فتاوی رضویہ جلد **20**.ص**38**﴾

## ﴿سوال ﴾.**7**.کیا فاسق کا قربانی کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے یا نہیں؟

**﴿جواب﴾-**

جائز ہے ۔

امام اہلسنت امام احمد رضا سے اس طرح کا سوال ہوا ۔ کہ ایک شخص نماز وروزہ کرتاہے لیکن شراب خور ہے، سفلہ وچنڈو وبھنگ وغیرہ، زنا وحرام خوری، چوری، آگ دیتاہے۔ مگر ان فعلوں کو برا جانتاہے تو ایسے شخص کا ذبیحہ درست ہے یانہیں؟الجواب: اس صورت میں زید فاسق ہے۔ مستحق عذاب جہنم ہے۔ مگر اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے ۔﴿فتاوی رضویہ ایضا﴾

**﴿سوال﴾-8.کیا مشین سے جو ذبح کیا جاتا ہے کیا یہ ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟**

**﴿جواب﴾-**

**حرام ہے مشین کا ذبیحہ ۔اس لیے شریعت کے طریقہ کار کے ِخلاف ہےاسی پر علماء اہلسنت کا فتوی ہے-**

**﴿سوال﴾-9.ذبح میں کتنی رگیں کاٹی جاتی اور کہا سے ذبح کیا جاتا ہے تفصیل سے جواب ارشاد فرما دے؟**

**﴿جواب﴾-**

جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں .1.حلقوم یہ وہ ہے جس میں سانس آتی جاتی ہے،

.2. مرئ اس سے کھانا پانی اترتا ہے

-4-3- ان دونوں کے اغل بغل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے ان کو ودجین کہتے ہیں

ہدایہ میں ہے .والعروق التی تقطع فی الذکات اربع .الحلقوم.والمری .والودجان(ہدایہ)

پھر اس میں ذبح کی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائے گا کہ اکثر کے لیے وہی حکم ہے جو کل کے لیے ہے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ جائے گا جب بھی حلال ہو جائے گا اور اگر آدھی آدھی ہر رگ کٹ گئی اور آدھی باقی ہے تو حلال نہیں۔

رہی یہ بات کے ذبح کہا سے کیا جاے .اس کے بارے میں حکم یہ ہے .پورا حلقوم ذبح کی جگہ ہے یعنی گردن کے اوپر،اوسط یعنی درمیان میں ، اسفل یعنی .نیچے سے جس جگہ میں ذبح کیا جائے جانور حلال ہوگا.ہدایہ میں ہے .الذبح بین الحلق والبت.(ہدایہ باب ذبح کا بیان )۔

مگر بعض بہت اوپر سے ذبح کرتے ہیں اور اس صورت میں ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ یہ ذبح فوق العقدہ یعنی گلے کی ابھری ہوئی ہڈی سے اوپر ذبح ہو جائے اور اس میں علما کو اختلاف ہے کہ جانور حلال ہوگا یا نہیں ۔ اس باب میں قولِ فیصل یہ ہے کہ ذبح فوق العقدہ میں اگر تین رگیں کٹ جائیں توجانور حلال ہے ورنہ نہیں (درمختار،بہارشریعت ، ردالمحتار) علماکا یہ اختلاف اور رگوں کے کٹنے میں احتمال دیکھتے ہوئے احتیاط ضروری ہے کہ یہ معاملہ حلت و حرمت کا ہے اور ایسے مقام پر احتیاط لازم ہوتی ہے

**(سوال ).10.اگر گردن کے اوپر سے قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو کیا یہ حلال ہے یا حرام؟**

**﴿جواب ﴾.**

اگر ساری تین رگیں کٹ گی تو جانور حلال ہے .ورنہ نہیں .

## ﴿﴾﴿ذبح کے متعلق چند ضروری مسائل ﴾

مسئلہ .1.☆ذبح کا سنت طریقہ صاحب بہارشریعت لکھتے ہیں سنت یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت جانور کا مونھ قبلہ کو کیا جائے﴿سر جنوب کی طرف ہو﴾ اور ایسا نہ کرنا مکروہ ہے.چھری پہلے سے تیز کر لی جاے .پھر ذبح کرنے والا ﴿دائیں ہاتھ سے چھری پکڑ کر ﴾خود زبان سے کہے .بسم اللہ اللہ اکبر .﴿درمختار﴾

مسئلہ .

2. گائے وغیرہ کو ذبح کرنا سنت ہے اور ان کو نحر کرنا جائز ہے مگر مکرہ تنزیھی ہے. جبکہ اونٹ کو نحر کرنا سنت ہے اور ذبح کرنا جائز ہے مگر مکرہ تنزیھی ہے.جیساکہ ہدایہ میں ہے والمستحب فی الابل النحر فان ذبحھا جاز ویکرہ.والمستحب فی البقر والغنم الذبح فان نحرھما جازویکرہ﴿ہدایہ باب ذبح کا بیان ﴾

☆نحر کی تعریف یہ ہے.اونٹ کے سینے میں برچھی مارنے کو نحر کہتے ہے.

مسئلہ ۔3۔☆ گونگے کا ذبیحہ حلال ہے اگر وہ مسلمان ہواسی طرح سمجھ دار نابالغ بچے کا ۔کنزالدقائق میں ہے۔ (وحل ذبیحت مسلم وکتابی وصبی وامرات واخرس) یعنی بچےکا ۔گونگے کا۔ اورعورت کا ذبیحہ حلال ہے (جلد 8۔ص۔306) ۔۔(فتاوی رضویہ جلد 20۔ص۔36 )

مسئلہ ۔4۔☆گائے یا بکری ذبح کی اور اس کے پیٹ میں بچہ نکلا اگر وہ زندہ ہے ذبح کر دیا جائے حلال ہو جائے گا اور مرا ہوا ہے تو حرام ہے اس کی ماں کا ذبح کرنا اس کے حلال ہونے کے لیے کافی نہیں ۔ (درمختار ،بہارشریعت )

مسئلہ ۔5۔☆پلاؤ جانور اگر بھاگ جائے اور پکڑنے میں نہ آئے تو اس کے لیے ذبح اضطراری ہے یعنی تیر یا نیزہ وغیرہ سے بہ نیت ذبح بسم اللہ پڑھ کر ماریں اور اس کے لیے گردن میں ہی ذبح کرنا ضرور نہیں بلکہ جس جگہ بھی زخمی کر دیا جائے کافی ہے۔

مسئلہ ۔6۔☆یوہیں اگر جانور کوئیں میں گر گیا اس کو نیزہ وغیرہ سے بہ نیت ذبح بسم اﷲکہہ کر ہلاک کر دیں ذبح ہوگیا۔ اسی طرح اگر جانور اس پر حملہ آور ہوا جیسا کہ بھینسے اور سانڈ اکثر حملہ کر دیتے ہیں ان کو بھی اوسی طرح ذبح کیا جاسکتا ہے اور اگر محض اپنے سے دفع کرنے کے لیے اوسے نیزہ مارا ذبح کرنا مقصود نہ تھا تو جانور حرام ہے۔(درمختار، بہارشریعت )

مسئلہ ۔7۔☆ جس ذبیحہ کی گردن ہی کاٹ دی اس جانور کا کھانا جائز ہے مگر مکرہ تنزیھی ہے جیسا کہ ہدایہ میں ہے ۔ومن بلغ بالسکین النخاع او قطع الراس کرہ لہ ذالک توکل ذبیحتہ۔(ہدایہ جلد۔4)

مسئلہ ۔8۔☆اگر جانور ذبح کیا پھر اس میں خون دیر بعد تھوڑا سا بہا یا نا بہا مگر حرکت کی جانور نے تو یہ ذبیحہ جائز ہے۔

جیسا کہ امام اہلسنت امام احمد رضا سے اس طرح کا سوال ہوا ☆ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: اگرذبیحہ ذبح کیا جائے اور وہ بعد میں ایک دیر کے خون دے ، تو کھانا اس کا جائز ہے یانہیں؟؟ بینو توجروالجواب : پہلی صورت میں حلت میں کوئی شبہ نہیں، خروج خون علامت حیات ہے، اور بعد دیر کے نکلنا اس کا غیر مانع، بلکہ اگر خون نہ دے فقط حرکت کرے اور تڑپے تاہم کھانا اس کا جائز ہے کہ شرط حلت حیاۃ عندالذبح ہے نہ کہ خروج دم۔فی تنویر الابصار ۔ ذبح شاۃ فتحرکت اوخرج الدم حلت ۔تنویر الابصار میں ہے: ذبح کرنے پر بکری نے حرکت کی یا خون نکلا، تو حلال ہوگی،(فتاوی رضویہ جلد 20ص۔54)

مسئلہ ۔9۔☆ ایسے حلال جانور کا بچہ جس کی پرورش حرام دودھ سے ہوئی ہو جیسے کتیا کے دودھ وغیرہ سے تو اس کو ذبح کرنے سے پہلے اس دودھ سے چند دن جدا رکھے گے پھر اس کا ذبح جائز ہے ۔ جیسا کہ اعلی حضرت احمد رضا سے اس طرح کا سوال ہوا ☆کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بکری بچہ جنی، اور بعد جننے کے مرگئی، اب وہ بچہ ایک کتیا کا دودھ پی کر سیانا ہوا، پس وہ بچہ حلال ہے یاحرام؟ بینوا توجروا االجواب: اگر ایسا سیانا ہوگیا کہ دودھ چھٹے کچھ مدت گزری، جب تو بالاتفاق بلاکراہت حلال ہے۔ یونہی دودھ پیتے کو چند روز اس دودھ سے جدا رکھ کر حلال جانور کا دودھ یا چارا دیا، اور اس کے بعد ذبح کیا جب بھی بالاتفاق بے کراہت حلال ہے۔ اور اگر اسی حالت میں ذبح کرلیا تو اس کا کھانا مکروہ ہے(فتاوی رضویہ جلد 20ص54)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا ۔ (طبرانی)

# ذبح سے پہلے کی احتیاطیں

مسئلہ .1.☆ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کے بال اپنے کسی کام کے لیے کاٹ لینا یا اس کا دودھ دوہنا مکروہ و ممنوع ہے اور قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اس پر کوئی چیز لادنا یا اس کو اُجرت پر دینا غرض اس سے منافع حاصل کرنا منع ہے اگر اس نے اون کاٹ لی یا دودھ دوہ لیا تو اسے صدقہ کر دے اور اُجرت پر جانور کو دیا ہے تو اُجرت کو صدقہ کرے اور اگر خود سوار ہوا یا اس پر کوئی چیز لادی تواس کی وجہ سے جانور میں جو کچھ کمی آئی اوتنی مقدار میں صدقہ کرے۔ (درمختار،بہارشریعت ، ردالمحتار)

مسئلہ .2.☆قربانی کے لیے جانور خریدا تھا قربانی کرنے سے پہلے اس کے بچہ پیدا ہوا تو بچہ کو بھی ذبح کر ڈالے اور اگر بچہ کوبیچ ڈالا تو اس کا ثمن یعنی قیمت ۔ صدقہ کر دے اور اگر نہ ذبح کیا نہ بیع کیا اور ایام نحر گزر گئے تو اس کو زندہ صدقہ کر دے اور اگرکچھ نہ کیا اور بچہ اس کے یہاں رہا اور قربانی کا زمانہ آگیا یہ چاہتا ہے کہ اس سال کی قربانی میں اسی کو ذبح کرے یہ نہیں کرسکتا اور اگر قربانی اسی کی کر دی تو دوسری قربانی پھر کرے کہ وہ قربانی نہیں ہوئی اور وہ بچہ ذبح کیا ہوا صدقہ کر دے بلکہ ذبح سے جوکچھ اس کی قیمت میں کمی ہوئی اسے بھی صدقہ کرے۔ (عالمگیری،بہارشریعت)

# ﴿قربانی کے جانور کی ذبح کے بعد کی احتیاطیں﴾

مسئلہ ؛. ☆یاد رہے کہ ذبح کے بعد بھی حلال جانور میں کچھ ایسے اجزا ہیں جن کو کھانا جائز نہیں ہے .

امام اہلسنت امام احمد رضا سے اس طرح کا سوال ہوا کہ .کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جانور کی کون سی چیز جائز اور حلال ہے اور کون سی چیز ناجائز وحرام ہے؟

الجواب : حلال جانور کے سب اجزاء حلال ہیں مگر بعض کہ حرام یا ممنوع یا مکروہ ہیں ﴿۱﴾ رگوں کا خون ﴿۲﴾ پتا ﴿۳﴾ پُھکنا یعنی .مثانہ ﴿۴﴾ و ﴿۵﴾ علامات مادہ ونر ﴿۶﴾ بیضے یعنی کپورے ﴿۷﴾ غدود ﴿۸﴾ حرام مغز ﴿۹﴾ گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں ﴿۱۰﴾ جگر یعنی کلیجی کا خون ﴿۱۱﴾ تلی کا خون ﴿۱۲﴾ گوشت کا خون کہ بعد ذبح گوشت میں سے لکھتا ہے ﴿۱۳﴾ دل کا خون ﴿۱۴﴾ پت یعنی وہ زرد پانی کہ پتے میں ہوتاہے ﴿۱۵﴾ ناک کی رطوبت کہ بھیڑ میں اکثر ہوتی ہے ﴿۱۶﴾ پاخانہ کا مقام ﴿۱۷﴾ اوجھڑی ﴿۱۸﴾ آنتیں ﴿۱۹﴾ نطفہ یعنی .منی۔ ﴿۲۰﴾ وہ نطفہ کہ خون ہوگیا ﴿۲۱﴾ نطفہ وہ کہ گوشت کا لوتھڑا ہوگیا ﴿۲۲﴾ نطفہ وہ کہ پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مرگیا۔﴿فتاوی رضویہ ﴾.

# ﴿متفرق مسائل﴾۔

## سوال )-1☆.کیا غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا یا کھلان جائز ہے یا نہیں ؟-

**﴿جواب﴾۔**

☆جائز نہیں ہے ۔ناکھلانا نا ہی دینا ۔﴿فتاوی فقیہ ملت جلد دوم-2-فتاوی فیض رسول جلد2﴾

## (سوال )-2-☆بندوق سے شکار کیے ہوئے جانور کا کیا حکم ہے؟

**﴿جواب﴾**

☆.بندوق سے شکار کیا ہوا جانور اگر زندہ پایا اور ذبح کر لیا تب تو حلال ہے اگر ذبح سے پہلے ہی مر گیا تب حرام ہے ۔اس لیے بندوق یہ کاٹتی نہیں بلکہ توڑ کرتی ہے پھاڑتی ہے اور اس میں ضروری ہے کہ وہ کاٹے تب حلال ہوگا جیسے چھری
یا تیر وغیرہ ۔

امام اہلسنت امام احمد رضا سے اس طرح کا سوال ہوا کہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ بندوق کی گولی سے مارا شکار حلال ہے یا حرام، گولی کو حلت صیدمیں تیر کاحکم ہے یانہیں ؟ لمبی شکل کی جو گولیاں ہوتی ہے ان کا کیاحکم ہے؟ بینوا توجروا‌الجواب : بندوق کی گولی دربارہ حلت صید﴿یعنی .شکار کے حلال ہونا﴾ حکم تیر میں نہیں، اس کا مارا ہوا شکار مطلقاحرام ہے.

کہ اس میں قطع﴿یعنی .کاٹنا ﴾ وخرق﴿سوراخ یا آرپار﴾ نہیں،صدم ودق﴿باریک.کوٹنا﴾ وکسر﴿توڑنا﴾ وحرق﴿جلانا﴾ ہے، شامی میں ہے :لایخفی ان الجرح بالرصاص انما ھو بالاخراق، والثقل بواسطۃ اندفاعہ العنیف اذالیس لہ حد فلا یحل وبہ افتی ابن نجیم .یہ مخفی﴿چھپا ﴾ نہیں کہ تابنے کی گولی کا زخم اس کے جلانے اور ثقل﴿بوجھ﴾ کی وجہ سے ہے جو بذریعہ شدید دباؤ کے حاصل ہوتاہے کیونکہ دھار نہیں ہوتی تو شکار حلال نہ ہوگا، اور یہی ابن نجیم کافتوٰی ہے. ﴿ردالمحتار کتاب الصید داراحیاء التراث العربی بیروت ۵ /۳۰۴﴾اور لمبی گولیاں وہ بھی کاٹنے والی نہیں ہوتی لہذا یہ بھی جلاتی ہے تو ذبیحہ حلال نہیں ہوگا.﴿فتاوی رضویہ ﴾.

## ﴿سوال ﴾.3.☆اگر کسی نے قربانی کا جانور بائیں ہاتھ سے ذبح کیا تو اس ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟

﴿جواب ﴾

☆.بائیں ہاتھ سے ذبح کیا تو یہ جائز ہے مگر افضلیت کا ثواب نہیں پاے گا.

﴿فتاوی فقیہ ملت جلد.2ص251﴾

## (سوال ).4.☆اگر کسی نے تلوار سے قربانی کا جانور ذبح کیا تو کیا اس صورت میں قربانی ہو جاے گی؟

﴿جواب﴾۔

اگر تو شرعی طریقے سے ذبح کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں مطلب 3یا4 رگیں کٹ جاے اور تکبیر پڑھی جائے تو یہ ذبیحہ حلال ہے ۔

ہاں اگر تو گردن ہی کاٹ دی تلوار سے تب یہ مکرہ تنزیھی ہے ۔جیساکہ ہدایہ میں ہے ۔ومن بلغ بالسکین النخاع او قطع الراس کرہ لہ ذالک توکل ذبیحتہ۔﴿ہدایہ جلد۔4﴾۔

## (سوال )۔5۔☆کیا دانت کے ساتھ یا ناخن کے ساتھ وغیرہ سے ذبیحہ حلال ہو جاے گا۔؟

﴿جواب﴾

ہدایہ میں ہے ۔﴿یجوزالذبح بالظفر وسن والقرن اذا کان منزوعا حتی لایکون باکلہ باس الا انہ یکرہ ھذاالذبح۔﴾۔یعنی ۔دانت کے ساتھ اور ناخن کے ساتھ اور سینگ کے ساتھ ذبح کرنا جائز ہے اس شرط کے ساتھ جبکہ ناخن دانت الگ ہو اس کا ذبیحہ کھانے میں کوئی حرج نہیں مگر یہ ذبیحہ مکرہ تنزیھی ہے احناف کے نزدیک ۔ہاں اگر ناخن اور دانت جدا نہیں ہے اب اس سے ذبیحہ مردار ہو جاے گا کے یہ حبشیوں کی مشابہت ہے ۔حدیث میں ان کی چھری کہا گیا ہے ۔

﴿دلیل﴾۔حدیث میں ہے ۔﴿نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔انھر الدم بما شئت﴾یعنی ذبح کرو ہر اس چیز کے ساتھ جو خون بہا دے۔

اسی طرح ۔پتھر اور بانس کے چھلکے سے بھی ذبح کرنا جائز ہے ۔جبکہ وہ دھاری دار ہو ۔﴿ہدایہ جلد 4﴾

# ﴿باب=قربانی کے جانور کا بیان﴾

## (سوال )-1-☆کس جانور کی قربانی جائز ہے بعض کہتے ہیں کہ بھینس کی قربانی جائز نہیں ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟

﴿جواب﴾

.تین طرح کے جانور ہے جن کی قربانی کی جاتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں ۔

1.اونٹ

-2.گائے﴿ .بھینس یہ گائے کی قسم ہے﴾.

-3.بکری ﴿.دنبہ اور بھیڑ یہ بکری کی قسم ہے﴾ .اب یہ کتنی عمر کے ہونے چاہیے اس کا ذکر گزر گیا ہے ۔

اب رہی یہ بات کہ بھینس کی قربانی جائز ہے یا نہیں ۔

فتاوی عالمگیری میں ہے الجاموس نوع من البقرا.

فتاوی قاضی خاں میں ہے .وکذاالجاموس لانہ نوع من البقرا.یعنی بھینس یہ گائے کی قسم ہے ۔

جب یہ معلوم ہوگیا کہ بھینس گائے کی قسم ہے تو گائے کی قربانی کا ثبوت حدیث سے ثابت ہے .صحیح مسلم میں ہے ۔ حضرت جابر راوی ہے.کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا .البقرت عن سبعت والجزور عن سبعت﴿رواہ مسلم﴾یعنی .گائے اور اونٹ کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے ۔

اب ان تمام عبارتوں سے ثابت ہوا کہ بھینس کی قربانی جائز ہے ۔

## ﴿سوال ﴾-2-☆کیا خنثی جانور کی قربانی جائز ہے یا نہیں ۔؟

﴿جواب ﴾-

خنثی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے ۔
اس کے بارے میں اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا سے اس طرح کا سوال ہوا کہ .خنثی جانور کا ذبیحہ جائز ہے یانہیں؟ بینوا توجروا؟

الجواب : خنثی کہ نر ومادہ دونوں کی علامتیں رکھتاہو، دونوں سے یکساں پیشاب آتاہو، کوئی وجہ ترجیح نہ رکھتاہو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں کہ اس کا گوشت کسی طرح پکائے نہیں پکتا،
پھر درمختارمیں ہے:ولابالخنثی لان لحمہا لاینضج، شرح وہبانیۃ﴿-فتاوی رضویہ ﴾

﴿عیب دار جانوروں کا بیان جو قربانی کے لائق نا ہو ﴾

## ﴿سوال ﴾-3-☆وہ عیب بیان فرما دے جو قربانی کے جانور میں پائی جاے تو ان کی قربانی جائز نہیں ۔؟

﴿جواب﴾

☆عیب دار جانور کی چند مثالیں ۔ اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں اور کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو اس کی بھی قربانی ناجائزہے اتنا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو اور لنگڑا جو قربان گاہ تک اپنے پاؤں سے نہ جاسکے اور اتنا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو.ان کیبھی قربانی جائز نہیں ہے ۔

☆. اور ہدایہ میں ہے ﴿.ولا التی ذہب اکثر اذنھا وذنبھاوان بقی اکثرالاذن والذنب جاز لان اکثر حکم الکل بقاء وذھاب﴾.یعنی جس کے کان یا دم یا چکی کٹے ہوں یعنی وہ عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو ان سب کی قربانی ناجائز ہے اور اگر کان یا دم یا چکی تہائی یا اس سے کم کٹی ہو تو جائز ہے

☆.ہدایہ میں ہے .﴿التی اذنھا لھا خلقت لا تجوز﴾یعنی . جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں اس کی قربانی جائز نہیں ہے . یا ایک کان نہ ہو اس کی ناجائز ہے.

☆. اور جس کے کان چھوٹے ہوں اس کی جائز ہے.

☆جس کے دانت نہ ہوں یاجس کے تھن کٹے ہوں یا خشک ہوں اس کی قربانی ناجائز ہے بکری میں ایک کا خشک ہونا ناجائز ہونے کے لیے کافی ہے اور گائے بھینس میں دو خشک ہوں تو ناجائز ہے. جس کی ناک کٹی ہو یا علاج کے ذریعہ اس کا دودھ خشک کر دیا ہو اورخنثی جانور یعنی جس میں نر و مادہ دونوں کی علامتیں ہوں اور جلالہ جو صرف غلیظ یعنی .گندگی . کھاتا ہو ان سب کی قربانی ناجائز ہے.

☆.اسی طرح ہدایہ میں ہے .ولا یضحی بالعمیاء والعوراء والعرجاء التی لا تمشی الی المنسک والاالعجفاء .الخ.

الدلیل.لقولہ علیہ اسلام.لاتجزء فی الضحایا اربعہ .الخ.

﴿درمختار﴾﴿الھدایہ،کتابالاضحیۃ،ج۲،ص۳۵۸.﴾

☆بھیڑ یا دنبہ کی اون کاٹ لی گئی ہو اس کی قربانی جائز ہے اور جس جانور کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو اس کی قربانی ناجائز ہے. ﴿عالمگیری﴾

## (سوال )-4-☆کیا جن جانوروں میں تھوڑا سا بھی عیب ہو اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟-

﴿جواب ﴾

-قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ تنزیھی ہو گی- اور زیادہ عیب ہو تو ہوگی ہی نہیں ۔

اب ان عیبوں کو بیان کیا جاے گا جو تھوڑا سا ہو اور ان کے ساتھ قربانی جائز ہے -وہ مندرجہ ذیل ہیں ۔

☆ہدایہ میں ہے -﴿یجوذ ان یضحی بالجماء ﴾یعنی جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے-

☆ اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گیا اور مینگ یعنی جڑ تک ۔ تک ٹوٹا ہے تو ناجائز ہے اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے-

☆- جس جانور میں جنوں ہے اگر اس حد کا ہے کہ وہ جانور چرتا بھی نہیں ہے تو اس کی قربانی ناجائز ہے اور اس حد کا نہیں ہے تو جائز ہے- خصی یعنی جس کے خصیے نکال لیے گئے ہیں یا مجبوب یعنی جس کے خصیے اور عضو تناسل سب کاٹ لیے گئے ہوں ان کی قربانی جائز ہے﴿-درمتار﴾

☆--اتنا بوڑھا کہ بچہ کے قابل نہ رہا یا داغا ہوا جانور یا جس کے دودھ نہ اوترتا ہو ان سب کی قربانی جائز ہے-
خارشی جانور کی قربانی جائز ہے جبکہ فربہ ہو اور اتنا لاغر ہو کہ ہڈی میں مغز نہ رہا تو قربانی جائز نہیں ﴿درمختار، ردالمحتار، عالمگیری﴾

**(سوال ).5☆.قربانی کا ایسا جانور جس کا سینگ جڑ سے نکال دیا گیا ہو پھر اس کا زخم ٹھیک ہو گیا ہو وہاں کھال جڑ کر مکمل ٹھیک ہو گئی ہو کیا ایسا جانور کی قربانی جائز ہے یا نہیں .؟**

**﴿جواب ﴾**

**.جی ہاں مذکورہ صورت میں قربانی ہو جاے گی اس لیے مسئلہ یہ ہے کہ اگر جڑ سے سینگ نکلا ہو یا ٹوٹا ہو تو قربانی جائز نہیں ہے اگر وہ زخم ٹھیک ہو جاے تو پھر قربانی جائز ہو جاے گی .**

**﴿اسی پر علماء کرام کا فتوی ہے ﴾.**

**(سوال ).6☆.ایسا جانور جس کی عمر تو پوری ہوگی ہو جتنی شریعت نے بتائی ہے جیسے بکری وہ ایک سال کی یا گاے وہ دو سال کی ہو گی مگر اس کے دانت نہیں ہوے تو کیا اس صورت میں قربانی ہو جاے گی؟**

**﴿جواب ﴾.**

جی ہاں مذکورہ صورت میں اس کی قربانی ہو جاے گی اس لیے کہ شریعت میں پوری عمر کا ہونا ضروری ہے سامنے والے دودانت کا ہونا ضروری نہیں .

ہاں ایسا جانور جس کے پورے دانت ہے ہی نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے .اس میں کچھ تفصیل ہے اگر دانت اتنے ہے کے وہ گاس چارہ وغیرہ کھا لے تب قربانی ہو جاے گی .جیساکہ ہدایہ میں ہے .ام الھتما ء وھی التی لااسنان لھا فعن ابی یوسف انہ یعتبر فی الاسنان الکثرت والقلت الخ.یعنی اتنے دانت ہو کے گھاس کھا سکے تو قربانی درست ہے .آگے بیان کیا جس کے پیدائشی دانت نا ہو اس کی قربانی جائز نہیں ہے

**(سوال ).7.☆ایسا جانور جس کو بچپن میں کتے نے کاٹ لیا ہو اب اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں اور اسکا گوشت کھانا کیسا؟**

**(جواب ).**

اگر تو اس جانور کا زخم ٹھیک ہو گیا ہے اور زخم نے گھٹلی کی شکل بھی اختیار نہیں کی اور دوسرے بال بھی آگئے ہو تو اس صورت میں قربانی ہو جائے گی اور اس کا گوشت کھانا بھی بلا کراہت جائز ہے .اگر زخم ٹھیک ہو گیا ہے مگر گھٹلی کی شکل اختیار کرلی ہے اور بال بھی نہیں جمے تب قربانی کراہت کے ساتھ جائز ہے .اس لیے یہ عیب تو ہے پر عیب فاحشہ نہیں .فتاوی عالمگیری میں ہے .(اما صفتہ فھو ایکون سلیما من العیوب فاحشہ )

(جلد.5ص.298)یعنی اس کا عیب عیوب فاحشہ سے سلامت ہو تب جائز ہے .

**(سوال ).8.☆کیا بانجھ بکری کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟**

**(جواب )**

.بانجھ بکری( وہ جو بچے پیدا نہیں کرتی )اس کی قربانی ہو جائے گی اس لیے کہ وہ خصی کی مثل ہے اور اسکو فقہاے کرام نے عیوب نہیں شمار کیا .(فتاوی فیض رسول جلد.2ص.461)

**(سوال ).9.☆ایسا شخص جو مقیم ہو اور صاحب نصاب ہو اور حالت حج میں اس پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟**

**﴿جواب ﴾.**

قربانی ہر مسلمان صاحب نصاب پر واجب ہے امام اہلسنت امام احمد رضا فرماتے ہیں .اب یہ قربانی میں مشغول ہو یہ وہ قربانی نہیں جو عید پر ہوتی ہے کہ وہ تو مسافر پر تو اصل نہیں ہے اور مقیم پر واجب ہے اگرچہ وہ حج میں ہو﴿فتاوی رضویہ جلد 4ص.710﴾اس سے ثابت ہوا کہ قربانی واجب ہے اس پر بھی جو حج میں ہو جبکہ وہ مقیم ہو.

**﴿سوال ﴾.10.☆ایسا بکرا ہو جو فربہ ہے موٹا تازہ ہے پر اس کی عمر ایک سال نہیں ہوئی 10 دن سال پورا ہونے میں باقی ہے کیا اس صورت میں قربانی ہو جاے گی؟**

**﴿جواب ﴾.**

صورت مذکورہ میں اس کی قربانی جائز نہیں ہے اس لیے عمر کا پورا ہونا ضروری ہے اگرچہ ایک دن ہی کم ہو اگرچہ وہ موٹا تازہ ہو .

فتاوی عالمگیری میں ہے ﴿لو ضحی باکل من ذالک شئا لایجوز﴾



Scanned by CamScanner

**(سوال ).11.☆بعض لوگ یہ ثابت کرتے ہیں کہ ایک بکرے اور مرغے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے ادا ہو جاے گی کیا یہ درست ہے .؟**

**﴿جواب ﴾.**

ہرگز درست نہیں ہے شریعت پر بہتان ہے نا اسکا قرآن سے ثبوت ہے نا حدیث میں ہے،

بکرے کی قربانی صرف ایک ہی آدمی کی طرف سے کرنی جائز ہے چاہے وہ بہت موٹا ہو .فتاوی عالمگیری میں ہے .﴿لاتجوز الشات والمعزہ الا عن واحد وان کانت عظیمت سمینت تساوی شاتین﴾(جلد.5.ص262﴾

رہی یہ بات .مرغ اور مرغی اور بطخ کی ان کی قربانی ہرگز جائز نہیں ہے.اس لیے قربانی کا جانور غیر وحشی ہونا رکن ہے درمختار میں ہے . ﴿ رکنھا ذبح ما یجوز ذبحہ من النعم لا غیر ﴾.(جلد .5.ص.205﴾

ایسا شخص جو یہ کہتا ہے وہ بد دین وگمرا ہے.واللہ اعلم .

**﴿سوال ﴾.12.☆بٹائی پر بکری دینا کیسا یعنی اس طرح دینا کہ دو بچے ہوے ایک میرا اور ایک تیرا اور پھر بٹائی کی بکری کے بچے کی قربانی جائز ہے یا نہیں .؟**

**﴿جواب ﴾.**

بٹائی پر بکری دینا جائز نہیں ہے .پھر بکری کے جو بچے ہو گے وہ اس کے ہی ہے جس کی بکری ہے..اگر نگہداشت کروانا ہی چاہتا ہے تو بکری چرانے والے کی اجرت مقرر کر دے .اب رہی یہ بات .بٹائی پر دی ہوئی بکری کا بچہ اگر سال کا ہے تو اس کی قربانی ہو جاے گی .اس لیے کے وہ خود ہی مالک تھا جس نے بکری بٹائی پر دی.واللہ اعلم .﴿فتاوی فیض رسول جلد 2﴾

# (متفرق مسائل کا بیان)

مسئلہ ۔1☆۔قربانی کے جانور کا چمڑا یا گوشت یاسری یا پاے قصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت پے دینا جائز نہیں ہے ۔اسی طرح ہدایہ میں ہے ۔(ولا یعطی اجرت الجزارمن الاضحیہ )
(دلیل)۔حدیث (۔لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی تصدق بجلالھا وخطامھا ولا تعط اجر الجزار منھا شئ)۔یعنی ۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا قربانی کی جھول اور رسی کو صدقہ کر دو قصاب کو اجرت کے طور پر اس میں سے کچھ نا دو۔(ہدایہ جلد ۔2)

کھال اور سری پاے کا شرعا اس کا کوئی حقدار نہیں ہے بلکہ خود کھاے یا کسی دوسرے کو تحفہ دے ۔

ہاں اس میں یہ بات ضروری ہے کہ مالک ذبح کرنے والے کو ذبح کرنے کی اجرت دے پھر چاہے قصاب کو دے یا کسی اور کو تب جائز ہے ۔(فتاوی فیض رسول جلد دوم )

مسئلہ ۔2۔☆۔اگر کسی نے قربانی کا جانور غصب کر لیا پھر اس کی قربانی کر دی تو جس نے بکری غصب کی اس پر بکری کی قیمت کا تاوان ضروری ہے ۔اب جس نے بکری ذبح کی اس کی قربانی ہو جاے گی ۔اس لیے وہ سابقہ غصب کے سبب مال کا مالک ہو چکا تھا ۔جیساکہ ہدایہ میں ہے ۔(ومن غصب شات فضحی بھا ضمن قیمتھا و جاز عن اضحیہ )(ہدایہ جلد ۔2)

☆۔ہاں اگر مالک نے جانور مانگا تو وہ ہی ذبح کیا ہوا جانور دے گا اگر ذبح کی وجہ سے جتنی کمی ہوگی نقصان ہوگا اتنا تاوان دے گا۔

مسئلہ .3.☆.اگر غلطی سے کسی نے ایک دوسرے کا جانور ذبح کر دیا یعنی اپنا سمجھ کر تو ان کے لیے وہی کافی ہوگا کوئ ضمان بھی نہیں ہوگاتو قربانی اسی کی ہو گی جس کی بکری تھی.دونوں نے ایسا کیا لہذا دونوں کی قربانی ہو جاے گی .

﴿انظر فی الهدایہ ﴾

**﴿سوال ﴾.اگر کوئی بیرونِ ملک ہو تو کیا وہ اپنے آبائی وطن میں کسی کو کہہ کر قربانی کروا سکتا ہے ؟**

﴿جواب﴾.قربانی میں وکیل بناناجائز ہے لہذا اگر کوئی بیرونِ ملک ہو تو اپنے آبائی وطن میں کسی کو کہہ کر اپنی قربانی کرواسکتا ہے.

﴿فتاوی عالمگیری﴾

☆.یاد رہے کہ جہاں قربانی ہو رہی ہوں اور جہاں قربانی والا ہو دونوں جگہ قربانی کے دن کا ہونا ضروری ہوتا ہے.

**(سوال ).اگر مالکِ نصاب قربانی کی منت مان لے تو اس پر کتنی قربانیاں واجب ہوں گی ؟**

اگر مالکِ نصاب قربانی کی منت مان لے تو اس پر دو قربانیاں واجب ہوجائیں گی :

**1-** ایک وہ جو صاحبِ نصاب پر واجب ہوتی ہے.

**2-** دوسری وہ جو منت کی وجہ سے اس پر واجب ہوئی.

﴿درمختار مع رد المحتار﴾

﴿سوال ﴾. ہندوستان میں جو اندراواس جو لوگوں کو ملتا ہے جس میں غریب اور امیر سب لوگ لیتے ہیں یہ روپے لینا کیسا ہے اور اس روپے سے قربانی کرنا اور صدقہ کرنا کیسا ہے۔؟

﴿جواب ﴾.

اندراواس در حقیقت یہ گورنمنٹی پیسہ ہے اور گورنمنٹ کا پیسہ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہوتی اور گورنمنٹ اندراواس سماجک سوا کیلئے دیتی ہے چاہےوہ کسی مذاہب کے لوگ ہو.

اور گورنمنٹ کا پیسہ لینا جائز ہے جیسا کہ فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ گورنمنٹ کا پیسہ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہوتی تو اس سے مسجد وغیرہ بنانے میں خرچ کرنا جائز ہے بشرط کہ کسی مصلحت شرعیہ کے خلاف نہ ہو-

﴿ فتاوی فقیہ ملت جلد دوم ص ١٦٠ ﴾

﴿ فتاوی علیمیہ جلد دوم ص ٤٦٥ ﴾

مذکورہ عبارتوں سے یہ ثابت ہوتا ہیکہ گورنمنٹ کا پیسہ لینا جائز ہے*

☆.جب لیناجائز ہےتو اس پیسے سے قربانی کرنا بھی جائز ہوا*

**﴿فائدہ﴾۔**

**اگر کوئی فقیر شرعی قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور وہ ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں بال اور ناخن وغیرہ نہ ترشوائے اور نمازِ عید ادا کرنے کے بعد بال اور ناخن وغیرہ ترشوالے تو ان شاءاللہ عزوجل اسے قربانی کا ثواب ملے گا.**

**﴿نسائی شریف, مراۃ المناجیح﴾**

**﴿سوال﴾**

**قربانی کرنے والے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ "آج ہمارا روزہ ہے" ہم قربانی کے گوشت سے افطار کریں گے تو شریعت میں کیا قربانی والے دن روزہ ہوتا ہے ؟**

**﴿جواب﴾**

عید کے دن اور اس کے بعد مزید تین دن کا روزہ رکھنا حرام ہے ﴿یعنی 10, 11, 12 اور 13 ذی الحجہ کے روزے حرام ہیں﴾, البتہ پہلی سے نویں ذی الحجہ کے روزے بہت افضل ہیں, اس پر قربانی ہو یا نہ ہو اور سب نفلی روزوں میں بہتر روزِ عرفہ ﴿یعنی 9 ذی الحجہ﴾ کے دن کا روزہ ہے.

ہاں! قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ عید کے دن قربانی سے پہلے کچھ نہ کھائے, قربانی کا گوشت پہلے کھائے مگر یہ روزہ نہیں ہے اور نہ اس میں روزے کی نیت کرنا جائز ہے.

**﴿فتاوی رضویہ﴾**

(سوال ).☆.اپنے لیے گائے خریدی قربانی کی نیت سے ۔ پھر جب لے آئے گائے کو بعد میں اور کو شریک کر لیا تو ایسی قربانی کا کیا حکم ہے؟۔

**﴿جواب ﴾.**

**☆.صورت مذکورہ میں اس کی قربانی ہو جاے گی استحسانا ۔جیساکہ ہدایہ میں ہے ۔﴿ولو اشتری بقرت یرید ان یضحی بھا نفسہ ثم اشترک فیھا ستت معہ جاز استحسانا﴿ہدایہ ۔جلد۔4﴾**

(سوال ).

اگر کسی نے دوسرے شخص کو ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر قرض دے رکھا ہو تو کیا ایسے شخص پر قربانی واجب ہوگی ؟

**﴿جواب ﴾**

اگر کسی شخص نے دوسرے شخص کو ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر قرض دے رکھا ہو تو ایسے شخص پر لازم ہے کہ قرض خواہ سے اتنی رقم کا مطالبہ کرے کہ جس سے قربانی ہو سکے جبکہ اس کو ظنِ غالب ہو کہ وہ دیدے گا اور اگر قرض خواہ سے وہ رقم , قربانی کے ایام میں نہ مل سکے اور نہ اس کے پاس کوئی اور مال ہو کہ جس سے قربانی کا جانور خرید سکے تو اس پر قربانی واجب نہیں اور نہ قرض لے کر قربانی کرنا لازم ہے اور نہ ہی قربانی کے ایام کے بعد قرض کی رقم واپس ملنے پر جانور کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے ۔

﴿دارالافتاء اہلسنت بحوالہ فتاویٰ بزازیہ,﴾

## ﴿سوال ﴾۔ وہ مینڈھا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا تھا وہ کہا سے آیا تھا اور پھر اس کا گوشت اور کھال کہا گئی ؟

﴿جواب﴾۔

وہ مینڈھا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا تھا وہ جنت سے آیا تھا ۔یہ وہی مینڈھا تھا جو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے ہابیل نے قربانی میں دیا تھا ۔

تفسیر جلالین میں ہے ۔﴿من الجنت وھو الذی قربہ ھابیل جاء بہ جبریل علیہ السلام فذبح السید ابراہیم علیہ السلام ﴾ اب رہی یہ بات کہ گوشت کہاں گیا ۔تو تفسیر صاوی اور جمل میں ہے﴿ما بقی من الکبش اکلتہ السباع والطیور لان النار لاتوثر فیماھو من الجنتہ﴿صاوی وجمل﴾یعنی اس قربانی کے گوشت کو درندے اور پرندے کھا گئے تھے اس لیے کہ آگ جنتی چیزوں میں موثر نہیں ہوتی ۔واللہ اعلم،

# ﴿باب=قربانی کی کھا لوں کا بیان ﴾۔

## (سوال )۔1۔☆۔قربانی کا چمڑا کس کو دینا جائز ہے وضاحت فرما دیں؟۔

**(جواب)۔**

قربانی کا چمڑا ہر مسلمان کو دینا جائز ہے چاہے وہ غریب ہو یا امیر ۔قربانی کی کھال اپنے کام میں بھی لا سکتا ہے جیسے مصلی وغیرہ ہاں کھال کو بیچ کر پیسے اپنے اپنے کام میں نہیں لا سکتا کہ یہ جائز نہیں ہے ۔
پھر بعض لوگ کھالیں امام کو دیتے ہیں اگر تو امام کو تنخواہ دیتے ہے اور یہ کھالیں امام کی مدد کے لیے دی تو کوئی حرج نہیں ۔
ہاں اگر امام کو تنخواہ نہیں دیتے بلکہ کھالیں یہ اجرت پر دیتے ہیں تب جائز نہیں ۔
۔(فتاوی فیض رسول جلد ۔2)

**(سوال )۔2۔کیا قربانی کی کھال مدرسہ میں یا مسجد میں دے سکتے ہیں ؟،**

**(جواب)۔**

جی ہاں قربانی کی کھال مدرسہ میں یا مسجد میں دینا جائز ہے ۔واللہ اعلم ۔( فتاوی فیض رسول
مسئلہ =قربانی کی کھالیں مسجد یا فنائے مسجد میں لانا جائز نہیں ہے ۔(افتاءاہل سنت )۔
مسئلہ =کھالوں کی حالت میں جب خون لگا ہو مسجد میں آنا جائز نہیں ہے ۔

اس لیے فقہاے کرام نے فرمایا کہ ناپاک چیز لے کر مسجد میں آنا جائز نہیں ہے اور خون جو لگا ہوتا ہے وہ بھی ناپاک ہے ۔(کتب عامہ۔)

مسئلہ =قربانی کی کھال کو دفن کرنا جائز نہیں ہے اس لیے یہ ضائع کرنا ہے

جیسا کہ امام اہلسنت امام احمد رضا فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں ۔رہاکھال کو دفن کردینے کامعاملہ، تویہ مال کو ضائع کردینے کے مترادف ہے جوجائزنہیں۔ حضوراکرم صلی االلہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے کہ ""بیشک االلہ تعالٰی نے تمہارے لئے ان تین کاموں کوناپسند فرمایا (۱) مال ضائع کرنا(۲) زیادہ سوال کرنا(۳) اِدھراُدھر کی بیہودہ اور لغوباتیں کرنا۔ لہٰذامناسب یہ ہے کہ بکرے کی کھال محتاجوں، ناداروں کو بطوراعانت وامداد دے دی جائے(فتاوی رضویہ )

مسئلہ = قربانی کی کھال سید اور ماں باپ کو دینا جائز ہے ۔جیساکہ امام اہلسنت امام احمد رضا سے اس طرح کا سوال ہوا کہ ۔

☆۔ قربانی کی کھال سید کو یا والدین کو دینا درست ہے یا نہیں۔ کتاب مالابدمنہ کے اندر صدقہ نفل سید کو جائز لکھا ہے اب یہ امر قابل تحقیق ہے کہ کھال قربانی صدقہ واجب ہے یا نفل ہے۔ سید کو قربانی کی کھال دے یانہیں؟

اکثر لوگ قربانی کی کھال دے دیا کرتے ہیں، درست ہے یانہیں؟

الجواب = قربانی کی کھال سادات کرام کو دینا جائز ہے۔ اپنے ماں باپ اولاد کو بھی دے سکتاہے شوہر زوجہ کو زوجہ شوہر کو دے سکتی ہے۔ وہ بہ نیت تصدق ہو تو صدقہ نافلہ ورنہ ہدیہ، سقا کو دینے میں بھی حرج نہیں ۔ وھو تعالٰی اعلم۔﴿فتاوی رضویہ ﴾

مسئلہ ۔ قربانی کی کھال ہرنیک ثواب کے کام میں صرف ہوسکتی ہے حدیث میں ہے:کلواوادخرواواتجروا.کھاؤ، ذخیرہ کرو اور کارثواب میں خرچ کرو.)( مسنداحمدبن حنبل حدیث نبیشۃ الہذلی المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۷۵.۷۶(

ہاں جس نے دام حاصل کرنے کے لئے بیچی ہوئی ہو اس پرلازم ہے کہ وہ دام فقیروں ہی کو دے۔ حدیث میں ہے:من باع جلد اضحیۃ لااضحیۃ لہ. واللّٰہ تعالٰی اعلم.جس نے اپنی قربانی کی کھال فروخت کی اس کی قربانی نہیں. واللّٰہ تعالٰی اعلم کنزالعمال بحوالہ ک.ھق عن ابی ہریرہ حدیث ۱۲۲۰۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۵/ ۹۴(

مسئلہ ۔ بد مذہب کو کھال دینا جائز نہیں ہے اس لیے امام اہلسنت امام احمد رضا فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں کہ کھال یہ بھی قربانی کے جانور کا جز ہے اور فتاوی فیض رسول میں لکھا ہے کہ قربانی کے جانور کا گوشت غیر مسلم کو دینا اور بد مذہب کو دینا جائز نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ جب گوشت دینا جائز نہیں ہے پھر کھال دینا بھی جائز نہیں ہے ۔

واللہ تعالی اعلم

## حدیث پاک

جس شخص میں قُربانی کرنے کی
وُسعت ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے
تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔

(ابن ماجہ، 3/529، حدیث 3123)